بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سولھواں پارہ سورہ کہف۔ 18

تیرھویں تراویح

سولھویں پارہ سے سترھویں
پارہ کے رُبع تک کی تلاوت

سورہ الکھف کا سلسلہ چل رہا ہے۔ سکندر ذوالقرنین کے بارے میں قرآن نے سنایا کہ وہ نیک دل نرم خو مومن خدا کا فرماں بردار بندہ تھا۔ اللہ نے اس کو بڑی نعمتیں دی تھیں۔ بڑا بھاری لشکر اس کا تھا۔ بڑی فتوحات کرتا ہوا اپنے ملک فارس سے نکلا مشرق سے مغرب تک فتوحات کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہوا ایک ایسی قوم کی طرف آیا جو سورج دیوتا کی پرستش کرتی تھی۔ سکندر ذوالقرنین جب وہاں پہنچا تو بستی والے سب خوف ڈر سے بھاگ گئے۔ غریب مظلوم تھے یاجوج و ماجوج کی قوم ان کو آئے دن لوٹتی۔ برباد کرتی رہتی تھی۔ وہ لوگ سکندر ذوالقرنین کے پاس جمع ہوئے کہنے لگے اے بادشاہ تیری قوت بڑی ہے ہم کو پناہ دے۔ ظالموں کے ظلم سے نجات دے۔ پہاڑی کے پیچھے یاجوج و ماجوج کی قوم ہے دروں کے اندر سے چھپ کر آتے ہیں شب خون مار کر مویشی جانور اناج فصل سب لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ سکندر نے کہا کہ تم میری ہاتھ پاؤں جسمانی مشقت سے مدد کرو میں اس پہاڑی کے تمام راستوں کو بند کردوں گا۔ اس پہاڑی کے منہ پر دیوار کھڑی کر کے روک لگادوں گا۔ پھر یہ یاجوج و ماجوج جیسی مفسد قوم نہ دیوار پھاند کر آئے گی اور نہ اس دیوار کو گرا کر ختم کردے گی۔ لوہے کی چادروں سے مضبوط مستحکم دیوار سکندر ذوالقرنین بنا کر واپس ملک فارس روانہ ہوگیا۔ اللہ کا جب حکم ہوگا۔ اللہ کی جب مرضی ہوگی۔ اس وقت یہ دیوار سدِ سکندری خود بخود گر جائے گی یا اللہ کے حکم سے یاجوج و ماجوج اس دیوار کو ختم کردیں گے اور دنیا میں جہاں فساد تباہی اللہ کو منظور ہوگی۔ یاجوج و ماجوج کو وہاں بھیج دے گا اور اللہ کی مشیت پوری ہوجائے گی۔ سارا نظام قدرت امر اللہ کی مرضی منشاء پر چلتا رہتا ہے لوگ یہ نہیں جانتے اللہ جاننے والا ہے۔ اس کی صورتیں اس کے حالات وہ بناتا رہتا ہے۔ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔

اس کے بعد سورۂ مریم شروع ہو رہی ہے۔ ک۔ ھ۔ ی۔ ع۔ ص پانچ حروفِ مقطعات سے سورت شروع ہوتی ہے۔ اس جیسی سورت پہلے آلِ عمران میں حضرت زکریا سے متعلق ہم سن چکے ہیں۔ زکریا بے اولاد تھے۔ اللہ نے انہیں بہترین وارث یحییٰ دیا۔ یحییٰ کو زکریا کے بعد نبوت کا جانشین بنایا تھا۔ یحییٰ پر اللہ نے رحمت کا سلام بھیجا تھا۔ یحییٰ کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ ابن مریم پیدا ہوئے۔ بی بی مریم اور عیسیٰ مسیح کی پیدائش بھی پہلے سن چکے ہیں۔ ان قصوں کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ چوتھی بار پھر بیان ہوا ہے کہ اللہ نے ان کو بھی بیٹا ضعیف العمری میں بڑی مایوسی کے بعد عطا کیا۔ چونکہ ان تینوں واقعات میں مماثلت ہے۔ اس لیے یہ تینوں پیغمبروں کے حالات اللہ نے یہاں جمع کر دیے ہیں۔ بیٹا عطا کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ وارث کا عطا کرنا اللہ کی مصلحت اور منشاءِ خداوندی ہے۔ زکریا کو اور ابراہیم کو بیٹا مایوسی کے بعد عطا ہوا خدا کا انعام دیا گیا۔ مریم کو عیسیٰ مسیح کا دینا خدا کا معجزہ تھا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس طرح چاہا پیدا کر دیا۔ ان سب کو نبوت بھی عطا کی۔ زکریا کے نبی ہونے کے بعد ان کو بیٹا دیا۔ ابراہیم خدا کے پیغمبر تھے ضعیف تھے ناامید تھے اولاد سے۔ اللہ نے اپنے نبی کو وارث دیا۔ اسحاق کو پیدا کیا اسحاق کو نبوت دی۔ بی بی مریم اللہ کی نذر نیاز تھی۔ ان کو بے باپ کا بیٹا دیا۔ اس کو نبوت دی۔ اس کے بعد حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر یہاں پہلی بار آیا ہے۔ اللہ کے پیغمبر تھے۔ اللہ نے ان کو بہت سارا علم دیا تھا۔ اسی وجہ سے ان کا نام ادریس ہوا۔ اللہ نے فرشتوں کو آسمان سے زمین پر بھیجا۔ ادریس علیہ السلام سے علم سیکھیں۔ سورہ بقرہ میں قرآن نے دو فرشتوں کے نام سنائے ہاروت، ماروت دونوں کو ادریس علیہ السلام کے پاس علم سیکھنے بھیجا گیا تھا۔ جنہیں شیطانوں نے آزمائش و امتحان میں مبتلا کر دیا تھا۔ جس کا ذکر ہاروت و ماروت نے خود کیا۔ سورہ بقرہ میں۔ اللہ نے اس سورت میں کہا کہ ہم نے ادریس کو اوپر آسمان پر اٹھا لیا۔ وہ طبعی موت نہیں مرے۔ عیسیٰ مسیح کی طرح زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ یوں بھی ادریس کے ذکر کی اس سورت میں عیسیٰ کے ذکر سے مماثلت تھی۔ اولاد آدم کو علم سکھانے کے لیئے پہلے ادریس علیہ السلام آئے علم و حکمت کے یہ سلسلے باقی رہے۔ جب کبھی کوئی طویل وقفہ درمیان میں آیا لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے۔

حضرت نوحؑ کا قصہ یہاں سنایا گیا کہ وہ ایک ایسی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے جو بت پرست تھی ان کو بارش کے سیلاب میں غرق کیا گیا۔ ساری قوم تباہ ہو گئی پھر سے نئی دنیا نئی آبادی قائم ہوئی۔ ان کے بعد حضرت ابراہیم کا زمانہ آتا ہے۔

اس کے بعد تیسری سورت طٰہٰ شروع ہوتی ہے جس میں اللہ اپنے حبیب محمد صلعم کو دلاسا اور تشفی دیتا ہے اور فرماتا ہے۔ اے نبی تمہارا حال بھی موسیٰ سے ملتا جلتا حال ہے۔ موسیٰ کو بھی بنی اسرائیل نے پریشان کیا تھا طرح طرح کے سوالات معجزے ان سے مانگتے رہے۔ اور معجزے دیکھنے کے بعد بھی وہ ایمان نہیں لاتے تم سے بھی یہ بار بار معجزہ مانگتے رہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ تم اے حبیب رنجیدہ اور غمگین نہ ہوجانا۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے حالات قرآن سنارہا ہے کہ کس طرح موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بلایا گیا اور ان کو منتخب کرلیا گیا اور نو آیات معجزے ان کو عطا ہوئے فرعون مصر کے دربار میں بنی اسرائیل کو اس کی قید سے آزاد کرانے کا کام سونپا گیا تھا۔ ان کے بچپن کے حالات پیدائش۔ موت رضاعت کے واقعات فرعون کے محل میں پرورش سب سنا گیا ہے۔

موسیٰ جوانی کے عالم میں کیوں مصر سے بھاگ کر مدین کی طرف آگئے وہاں خدا نے انہیں شعیب کی لڑکیوں سے ملایا۔ وہ اپنے گھر انہیں لے گئیں شعیب کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ موسیٰ ان کے گھر گئے ہیں انہیں ایک لڑکی بیاہ دو۔ اور اپنی نبوت کا عصا موسیٰ کے حوالے کردو۔ اللہ انہیں نبوت کے کام کے لیے منتخب کرچکا ہے۔ موسیٰ کا مہر مدت شرط دس سال کی تھی۔ شعیب کے گھر پیغمبرانہ تربیت کے لیے گذارنے تھے اس کے بعد وہ اپنی بی بی سارہ کو لے کر چلے، نبوت حاصل کرنے کے لیے، نبوت ملی، فرعون کی نافرمانی نے لشکر سمیت اس کو غرق دریا کیا گیا۔ بنی اسرائیل کے نیک ایمان والوں کو فرعون کے محلات باغات کا جانشین بنایا گیا۔ موسیٰ کے حالات میں سامری کا واقعہ بھی عجیب سنایا گیا اگرچہ کہ وہ موسیٰ کی تعلیمات کا پیرو تھا۔ بہت زیرک اور عقلمند تھا۔ اس نے موسیٰ کی غیر حاضری میں ساری بنی اسرائیل کی قوم کو بچھڑے کی پوجا پر لگا دیا۔ زیورات کو گلا کر بچھڑے کی مورت بنادی اس میں وہ کارستانی دکھائی کہ بچھڑے کے اندر سے آواز آنے لگی لوگوں سے کہا یہ تمہارا معبود تمہیں پکار رہا ہے ساری قوم سجدہ میں گر گئی۔ بہرحال جب موسیٰ کو معلوم ہوا سامری پر لعنت ملامت کی اس کو بد دعا دی۔ قرآن نے اس سورہ میں آدم اور شیطان کا قصہ پھر سے دہرایا کہ شیطان تو ازل سے آدم اور اولاد آدم کا دشمن رہا ہے۔ لیکن لوگ اپنی مختلف خصلتوں مزاجوں سے ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں مرد اور عورت جب دشمنی پر اتر آتے ہیں تو شیطان کا کردار ادا کرتے ہیں اس لیے قرآن کی ہدایت ان کے لیے بہت ضروری ہے۔ قرآن پڑھتے رہا کریں۔ خدا کے

حضور دن رات کے مختلف مقررہ وقتوں پر نماز پابندی سے ادا کرتے رہیں خدا کا ذکر اور یاد میں مشغول رہیں۔ ان لوگوں کی طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھیں جنہیں اللہ نے نواز رکھا ہے مال سے اولاد سے دولت، آرام و عیش سے۔ یہ اللہ کی مصلحت اور حکمت ہے کسی کو زیادہ دیتا ہے نواز دیتا ہے کسی کو کم اور کسی کو کچھ بھی نہیں دیتا ہے۔ ہر انسان کو خدا مختلف طریقوں سے آزماتا رہتا ہے۔ آخری فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔

اس سورت کے بعد سورہ الانبیاء شروع ہوتی ہے۔ اس میں قیامت کے ذکر سے ابتدا ہوتی ہے لوگ اس دن کی غفلت میں نہ رہیں قیامت ضرور واقع ہوگی اور وہ دن بڑا خوفناک، پریشان کرنے والا دن ہوگا۔ لوگ خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔ خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کو پوجتے ہیں۔ انہیں اپنا حاجت روا بنا لیتے ہیں۔ خدا کا بیٹا پیغمبر کو بنا لیا ہے۔ کیسے کیسے شرک و کفر کے کام کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں کے لیے قیامت کا دن مقرر کیا گیا اس دن فیصلہ ہوگا۔ اللہ کی ذات بے نیاز ہے لاشریک ہے وہ اکیلا ہے اسی کی عبادت و بندگی کرنی چاہیئے وہ خالق ہے زمین و آسمانوں کا۔ دونوں کی تخلیق الگ الگ مادوں سے ہوئی اور الگ الگ ان کے حالات و پیمانے ہیں۔

ہم نے سب کو ایک ساتھ ملا کر کل چھ دنوں میں پیدا کیا پھر زمین کو آسمانوں سے الگ الگ کر دیا ہر تخلیق پانی سے ہوئی۔ مٹی پانی سے حیات بنی اور مٹی پانی کے اندر زندگی فنا کر دی جائے گی۔ پھر قیامت کے دن سب کو زندہ کر کے اسی طرح اٹھایا جائے گا جیسے پہلے پیدا کیا گیا تھا۔ موت ہر شخص کو آئے گی۔ لیکن شخص نہیں مرتا نفس کو موت آتی ہے۔ نفس مرتا ہے آدمی کا خمیر فنا ہو جاتا ہے اور خمیر کو دوبارہ اللہ پیدا کر دیتا ہے۔ قیامت کے دن سب کا حساب ہوگا۔ میزان عدل پر سب کے اعمال نامے رکھے جائینگے زیادتی ذرہ برابر کسی کے ساتھ نہیں کی جائے گی۔ وہ لوگ جو قیامت کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اپنے اعمال کو درست کر لیتے ہیں انہیں ایک دن اپنا حساب کتاب دینا ہے۔ ان سے پوچھا جائے گا تو وہی لوگ اپنی اصلاح کر سکیں گے۔ اصلاح کے لیے ہدایت کے لیے قرآن موجود ہے نصیحت ہدایت کا خزانہ ان کے پاس آگیا ہے اس کو روزانہ پڑھیں اس سے ہدایت حاصل کریں۔ موسیٰ کو بھی ہدایت نصیحت کی کتاب توریت دی گئی تھی۔ ابراہیم کو بھی صحیفے عطا ہوئے تھے۔ سب کتابیں ہدایت اور نصیحت کی کھلی نشانیاں بیان کرتی ہیں۔ پھر بھی لوگ قرآن کے منکر ہو جائیں اس کا انکار کریں تو یہ ان کی بد بختی ہوگی۔